إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ

پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک اعمال انہیں بلند کرتے ہیں (سورۃ الفاطر ۱۰)

كفاية التعبد وتحفة التزهد

الشیخ الامام الحافظ عبدالعظیم المنذری - المتوفی 654ھ

فضائلِ اعمال

صحیح احادیث کی روشنی میں

ترجمانی ابو عمار عمر فاروق السعیدی
شیخ الحدیث جامعہ ابوبکر الاسلامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كفاية التعبد وتحفة التزهد

تالیف:

الشیخ الامام الحافظ عبدالعظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ

اردو ترجمہ بنام:

فضائل اعمال

(صحیح احادیث کی روشنی میں!)

ترجمانی ابو عمار عمر فاروق السعیدی
شیخ الحدیث جامعہ ابوبکر الاسلامیہ

ناشر:
مکتبۃ السنۃ
منظور کالونی گجر چوک۔ کراچی
فون: 4525502 / 0300-2160113

نام کتاب...... : كفاية التعبد وتحفة التزهد
(فضائل اعمال صحیح احادیث کی روشنی میں)

نام مؤلف...... : امام عبدالعظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ

نام مترجم...... : شیخ الحدیث مولانا عمر فاروق سعیدی

موضوع کتاب : حدیث/فضائل اعمال/عبادات

تعدادصفحات...... : 84

سائز.......... : 23x36=16

طبع.......... : تیسری بار

تاریخ طباعت : 2 محرم الحرام 1428ھ/2007ء

کمپوزنگ...... : السنة کمپوزنگ سینٹر ۔فون:4525502

ناشر:

مکتبۃ الامام البخاری مکتبۃ السنۃ

الدار العلمیۃ لنشر التراث الإسلامی الدار السلفیۃ لنشر التراث الإسلامی

منظور کالونی گجر چوک۔کراچی

فون:8246734/موبائل:0321-8750161/0300-2160113

مسنون خطبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَاءً وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔ يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

[ترمذی۔ النکاح، ابن ماجہ۔ النکاح، ابوداؤد۔ النکاح، مسند احمد]

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلماتِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ مَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ—أما بعد:

نیک عمل پاکیزہ کلمات کو اللہ کے حضور پہنچاتے ہیں

ارشادِ قرآنی: ”اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ“۔

(سورۃ الفاطر:10)

ترجمہ: پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک اعمال اسے بلند کرتے ہیں۔

نیک اعمال کی بدولت پاکیزہ زندگی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً﴾۔ (سورۃ النحل: آیت:97)

ترجمہ: جس نے بھی نیک عمل کیا مرد ہو یا عورت، اس حال میں کہ وہ ایماندار ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی نصیب کریں گے۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

ایمان اور عمل صالح کی بدولت جنت

ارشاد قرآنی: ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا﴾۔ (سورۃ النساء، آیت 124)

ترجمہ: اور جو بھی نیک اعمال کرتا ہے، مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ ایماندار ہو، پس وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ان کا حق کم نہ کیا جائے گا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

ایمان اور نیک اعمال کی بدولت اللہ کی مغفرت اور عمدہ رزق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾۔ (سورۃ الحج: آیت: 50)

ترجمہ: پس جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لئے مغفرت اور عمدہ رزق ہے۔

ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بدولت اللہ کا وعدۂ خلافت فی الارض اور دینی استحکام اور امن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم

فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾۔ (سورۃ النور:55)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ کیا ہے اُن لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے۔ البتہ ضرور ان کو زمین میں جانشینی نصیب کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو جانشینی نصیب کی اور البتہ ضرور ان کو ان کے دین کے پنپنے کے لئے جگہ دے گا جس کو اس نے ان کے لئے پسند کیا اور البتہ ضرور ان کو خوف کے بعد امن میں تبدیل کر دے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے، اور جس نے بھی اسکے بعد کفر کیا پس وہی لوگ گناہگار ہیں۔

شرک سے بچتے ہوئے نیک عمل کی بدولت اللہ سے شرفِ ملاقات

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾۔ (سورۃ الکہف: آیت:110)

ترجمہ: جو اپنے رب کی ملاقات کی امید کرتا ہے اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اللہ کا اپنے رسولوں کو بھی پاکیزہ رزق اور عملِ صالح اختیار کرنے کا حکم!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔﴿یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ﴾(سورۃ المومنون:51)

ترجمہ:اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک جو تم عمل کرتے ہو میں ان کا جاننے والا ہوں۔

عقیدۂ توحید و ایمان بالرسالۃ کے بعد پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی کے لئے عمل صالح کا بنیادی کردار ہے۔عمل صالح سے انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی پر مثبت نتائج مرتب ہوتے ہیں جب کہ برے اعمال کے منفی اثرات سے انسان کی دنیا اور آخرت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا برے عمل کی وجہ سے غرق ہوا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ﴾(سورۃ الھود:آیت:46)

قیامت کے دن برے عمل والے لوگوں کی کیفیت اور حسرت

﴿وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ﴾(سورۃ السجدۃ:آیت:12)

ترجمہ:اور کاش کہ آپ دیکھتے جب گناہ گار لوگ اپنے رب کے سامنے سر نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس(دنیا میں)لوٹا دے ہم نیک عمل کریں گے ہمیں یقین آگیا ہے۔

اہل جہنم کی پکار

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ط فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ﴾۔(سورۃ الفاطر:37)

ترجمہ: اور وہ (اہل جہنم) اس میں چیخ وپکار کر رہے ہونگے کہ اے ہمارے رب! ہمیں (اس جہنم سے) نکال دے، ہم (اب) نیک عمل کریں گے جو برخلاف ہونگے ان اعمال کے جو ہم (پہلے) کرتے رہتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جس کو سمجھنا ہوتا سمجھ لیتا اور تمھارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

گھٹا ٹوپ اندھیروں کی مثل فتنوں کا لپیٹے میں لے لینے سے پہلے عمل میں جلدی کرو

حدیث نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا - أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔(مسلم: 75/1)

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تاریکی پھیلا دینے والے رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے عمل کرنے میں

جلدی کرو کہ صبح کو لوگ مومن ہونگے اور شام کو کافر ہونگے یا شام کو مومن ہونگے اور صبح کافر ہونگے اپنے دین کا دنیا کے سازوسامان کے ساتھ سودے بازی کریں گے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے ایمان اور عملِ صالح کے دینی ودنیاوی واخروی فوائدوثمرات واضح ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ایمان اور عملِ صالح، اخلاص، خشیت وخوف الٰہی، آخرت کی فکر سے ہم سب کو مالا مال کرے نیز دین اسلام پر استقامت نصیب کرے۔

مكتبة السنة آج اسی مناسبت سے عظیم محدث امام منذری رحمہ اللہ کی تصنیف ''كفاية التعبد و تحفة التزهد'' اردو نام ''فضائل اعمال۔صحیح احادیث کی روشنی میں'' آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔اللہ عزوجل قبول کرے۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ میرے قابلِ احترام شیخ معروف علمی شخصیت شیخ الحدیث مولانا عمر فاروق السعیدی۔حفظہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

موصوف میرے علمی وروحانی مربی ومشفق استاذ محدث العصر مفتی اعظم پاکستان مولانا سلطان محمود رحمه الله تعالىٰ و أدخله جنة الفردوس ۔آمین۔کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔

محترم شیخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کام تقریباً دوسال پہلے مکمل کرلیا تھا مزید یہ کہ کمپوز شدہ کتاب کی پروف ریڈنگ اور مراجعہ کا مکمل کام بھی خود کردیا تھا مگر اس کے طبع کرانے میں ہر ممکنہ کوشش کے باوجود تدبیر پر تقدیر غالب رہی اور یوں تاخیر در تاخیر کے بعد اب اپنے رب کی توفیق سے آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے

میں کامیاب ہو سکا۔

ہاں: ''دیر آید درست آید'' کے بمصداق اس اثنا میں اُردو کا نیا پروگرام آ چکنے کی وجہ سے میں نے ازسرِنو اس کی کمپوزنگ کا کام [ان پیج-2000] میں کرا دیا نیز قارئین کی سہولت کے لیے اعراب بھی لگوا دیے اور شروع میں خطبہ مسنونہ کا اضافہ بھی کر دیا۔

وباللہ التوفیق وھو ولینافی الدنیا والآخرۃ۔

کلمہء تشکر: بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ ،،(ترمذی- أبو داؤد- مسند أحمد: ج: 4 ص:278، 375- کتاب الشکر لابن أبی الدنیا حدیث نمبر:64- آخر الذکر دونوں کتابوں میں ''لَمْ،، کی بجائے'' لَا'' ہے)

ترجمہ: جس نے لوگوں کا شکرادا نہیں کیا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کر سکا۔

میں سب سے پہلے اپنے اللہ کا شکر گزار ہوں جس نے اس جمود اور بے عملی کے ظلمت کدے میں ''فضائلِ اعمال،، جیسی کتاب منظرعام پر لانے کی توفیق بخشی۔

پھر مصنف رحمہ اللہ کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل اس تصنیف ''فضائل اعمال'' کو تا قیامت ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

اور محترم فضیلۃ الشیخ عمر فاروق السعیدی- حفظہ اللہ کا بے حد مشکور ہوں کہ آنجناب نے اُردو دان طبقہ کیلئے اس کتاب کا ترجمہ کر کے سامانِ آخرت کیا- اِن شاء اللہ۔

نیز راقم الحروف کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے طباعت اور اپنے مکتبہ سے شائع کرنے کا شرف بخشا- اللہ قبول کرے اور دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

پھر کلمۂ تشکر کے ذیل میں اپنے ادارہ المعہد الاسلامی۔ایڈمنسٹریشن سوسائٹی کراچی سے آخری سال (صحیح الامام البخاری) کی طالبات (1) سیدہ أمة العزیز بنت سید ابراھیم حسنی (2) أمة المصور بنت یوسف مصطفی (3) أمة الرقیب بنت فضل الرحمن (4) أمة المھیمن بنت عبدالرشید ۔کا ذکر بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے اعراب لگانے لگوانے نیز مراجعہ اور پروف ریڈنگ میں بھرپور محنت کا ثبوت دیا۔

نیز شعبہ کمپیوٹر کی انچارج فرزانہ خان بنت عطاءاللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ کمپوزنگ کے سلسلہ میں اپنی لگن اور ذمہ داری کا مکمل خیال رکھا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ سب کی محنت کو قبول کرے آمین۔ اور روز حساب میزانِ حسنات میں اس نیکی کو اپنے فضلِ عظیم اور رحمتِ واسعہ کے سبب شامل کرے۔آمین۔

و صلی اللہ تعالٰی علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم خادم السنة النبویة المطھرةعلیه ألف ألف تحیة و سلام۔

محمد افضل اثری

ڈائریکٹر

مکتبة السنة الدار السلفیة لنشر التراث الإسلامی

سولجر بازار۔کراچی

23شعبان 1422ھ/نومبر 2001ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(از مترجم)

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ﴾

(الأنعام-153)

''اور یہی ہے میری سیدھی راہ، اسی کو اختیار کرو''

سعادت مندوں کی ہمیشہ سے یہ فطری طلب رہی ہے کہ انہیں اپنے خالق اپنے مالک کا قرب نصیب ہو اور وہ اس میں مزید در مزید رفعت حاصل کرتے رہیں- یہ طلب ہمیشہ سے موجود رہی ہے اور موجود رہے گی- اسی خواہش کے باعث مشرکین بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے تھے، اور آج بھی درباروں اور درگاہوں میں قبروں کی مجاورت سے ''روحانی فیض'' حاصل کرکے اپنی اس طلب کو پورا کیا جاتا ہے مگر یہ انداز و اطوار اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ تھے- اپنے بندوں کی اصلاح اور انہیں راہِ حق بتانے کیلئے اس ''رحمن ورحیم'' نے اپنے رسول بھیجے، کتابیں نازل کیں- اور امت حاضرہ کو یہ شرف بخشا کہ سید الرسل جناب ''محمد ﷺ'' اور ''خاتم الکتب القرآن الکریم کی نعمت سے مشرف فرمایا- یہ نعمت اس قدر عظیم الشان اور جلیل القدر تھی جس پہ کہ مالک الملک نے انسانوں پر اپنی کسی اور نعمت کا احسان نہیں جتایا- حالانکہ انکی نعمتوں کا کوئی کنارا نہیں ہے- رسول کی بعثت کا احسان جتاتے ہوئے فرمایا:-

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾۔

(آل عمران۔ 164)

''تحقیق اللہ تعالیٰ کا مومنین پر بہت بڑا احسان ہوا ہے کہ اس نے ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیج دیا، جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے، کتاب وحکمت سکھاتا ہے، اور بلاشبہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے!''۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ''کسب فیض'' کرنے والوں نے آپ کی زبان اطہر سے آیات الٰہی اور حکمت (سنت رسول) کی تعلیم حاصل کی اور آپ کی تعلیم وتربیت سے اس قدر مصفّٰی ومنزہ ہوگئے۔ اور پھر مزید یہ کہ رہتی دنیا تک کیلئے منارۂ نور قرار پائے۔

اب بھی بھولے بھٹکے انسانوں کیلئے وہی ذات مقدس اسکی پیش کردہ ''آیات و حکمت'' ہی ''ان کی کشتی پار'' لگانے کے لئے کافی اور وافی ہیں۔ اس طریقہ سے جو فیض حاصل ہوتا ہے، جو تسکین ملتی ہے اور جو تزکیہ ہوتا ہے وہ اور کسی بھی ''طریقہ'' میں ممکن نہیں۔ اس کو چھوڑ کر تسکین، اطمینان اور تزکیہ کا تصور محال ہے، بلکہ گمراہی کا یقین ہے۔ یہ طریقہ فطری، سہل اور ناطق بالوحی کا پیش کردہ ہے اور یہی مطلوب بھی ہے۔ یہاں طریقت اور شریعت میں کوئی فرق نہیں ہے اس میں اپنے مالک سے قرب حاصل کرنے کے لئے بیوی بچوں سے کٹنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی، (بلکہ رہبانیت جرم قرار دی گئی ہے) کسی مخلوق کی درگاہ پر چلّے نہیں کاٹنے پڑتے (بلکہ ممنوع اور حرام

ہیں)۔ نہ ہی کوئی "ضربیں" لگانی پڑتی ہیں (کیونکہ یہ غلو تعدی اور بدعت ہیں)۔ نہ ہی اس طریقہ میں کوئی عمل جلالی و جمالی میں تقسیم شدہ ہے۔ (کیونکہ یہ سب ہی جلال ہے سب ہی جمال ہے) یہاں ضرورت صرف ایمان بالغیب کی ہے، اللہ، رسول سے محبت کی ہے، طلب، شوق اور استقامت کی ہے۔ اسی بنیاد پر یہ عمارت قائم ہے اور قائم رہتی ہے اس میں "قلت طعام، قلت نوم اور قلت اختلاط بالناس" کی بھی کوئی خاص شرط نہیں ہے الغرض یہ طریقہ انتہائی سادہ، سہل، فطری، نبوی اور ربانی طریقہ ہے۔

ہم اپنے معزز قارئین کے سامنے عالم ربانی امام منذری رحمہ اللہ کا ایک مختصر کتابچہ " كفاية التعبد و تحفة التزهد " پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس میں عام و خاص مسلمانوں کے لئے تقرب الٰہی حاصل کرنے کے مسنون معمولات پیش کئے گئے ہیں۔ بچے، بڑے، مرد، عورتیں سب ہی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ "وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ"!(1)

اللہ تعالیٰ مصنف رحمہ اللہ اور ساتھ ہی اس کے مترجم و ناشر کو بھی اپنی خاص رحمتوں سے نوازے اور تمام قارئین کو اس پر عمل بالاخلاص کی توفیق دے۔ آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

الراقم الآثم: عمر فاروق سعیدی

جامعہ ابوبکر الاسلامیہ، گلشن اقبال، کراچی

یکم رمضان 1418ھ

---

(1)۔ سورۃ المطففین، آیت 26۔ "اور چاہیے کہ اسی میں شوق کریں شوق کرنے والے!"

كفاية التعبد وتحفة التزهد

اسمِ تاریخی

فضائلِ اعمال

مقدمہ از مؤلف

الامام الحافظ زکی الدین ابومحمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری رحمہ اللہ تعالی

تمام تر تعریفات اللہ ذوالجلال کے لئے جو اعمال صالحہ کی توفیق سے نوازتا اور اپنے امیدواروں کو بہترین نتائج سے سرفراز فرماتا ہے۔ حال اور مآل کی تمام نعمتوں پر میں اس ذات جل جلالہ، کے لئے سراپا حمد ہوں۔ اور شہادت دیتا ہوں کہ وہی ایک ذات معبود برحق اور سب سے بلند و برتر ہے۔

اور گواہی دیتا ہوں کہ "محمد ﷺ اس کے بندے، سچے رسول اور گمراہی سے نجات دہندہ ہیں۔ اللہ تعالی ان پر، ان کی آل پاک، اصحاب اشراف اور ازواج مطہرات پر مسلسل رحمتیں نازل فرمائے جو بجا طور پر فضل و احسان ربانی کے حقدار ہیں۔

میرے بھائی ابو احمد عبدالکریم نے مجھ سے درخواست کی۔ اللہ تعالی انہیں ہر طرح عافیت سے نوازے۔ کہ انکے لئے کوئی ایسا مختصر کتابچہ مرتب کردوں جو "فضائل وثواب اعمال" پر مشتمل ہو اور اس کا حفظ بھی آسان رہے۔

چنانچہ میں نے ان کی خواہش کے پیش نظر۔ جو ایک حق بھی ہے اور ان کے لئے حسن عمل کا باعث بھی۔ اللہ تعالی سے استخارہ کیا اور یہ رسالہ تالیف کردیا۔ اس کا نام "كفاية التعبد و تحفة التزهد" رکھا ہے۔ عنوانات کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

فضائل نماز، فضائل روزہ، فضائل صدقات اور دعا و ذکر کا بیان۔

اللہ تعالی ہمیں اخلاص کی نعمت سے نوازے جو اس کے تقرب اور فضل و رحمت کا باعث بنے اور تمام مسلمانوں کو اس سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

پہلا باب

فضائل نماز

اخلاص نیت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى۔

"تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو وہی کچھ حاصل ہوگا جو اس نے نیت کی"۔(1)

(متفق علیه بروایة عمر بن الخطاب – رضی الله عنه)

نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ!

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ يَغْشَ الْكَبَائِرَ۔

"پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ کے مابین کے لئے کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔

وفی لفظ– رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ۔ (صحیح مسلم)

"ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک" کا بھی بیان ہے"۔

---

(1) نیت دل کا عمل ہے– ذہنی اور قلبی یکسوئی کے ساتھ انسان کو اپنے رب کے سامنے حضوری اور اس کی بندگی کا خیال باندھنا اور پختہ رکھنا چاہیے– اس مقصد کے لئے لفظی طور پر الفاظ زبان سے ادا کرنا سنت رسول یا صحابہ سے بالکل ثابت نہیں------- بلکہ بدعت ہیں– (مترجم)

نمازوں سے درجات بلند اور خطائیں معاف ہوتی ہیں

جناب معدان بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے------یا بروایت دیگر------ مجھے وہ عمل ارشاد فرمائیں----جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہو----تو جناب ثوبان رضی اللہ عنہ خاموش ہو رہے------میں نے دوبارہ عرض کیا تو بھی خاموش رہے۔ تیسری بار پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً۔ (صحیح مسلم)

"اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ سجدے کیا کرو۔ تو جب بھی کوئی سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا"۔

حضرت معدان کا بیان ہے کہ میں حضرت ثوبان سے یہ بات سن کر ایک دوسرے صحابی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال دہرایا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا جو حضرت ثوبان نے دیا تھا۔

نماز رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ورفاقت کا باعث ہے

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے رات کو میں آپ کے پاس ہوتا تھا۔ تو ایک موقعہ پر طہارت کے لئے میں آپ کے پاس پانی لایا۔ آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ "مانگو، کیا چاہتے ہو؟" میں نے عرض کیا: "میں جنت میں آپ کا ساتھ اور آپ کی رفاقت چاہتا ہوں" ۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا ۔۔۔ "کوئی اور بات کہو" ۔۔۔ میں نے کہا میرا سوال ومطالبہ تو یہی ہے! تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (مسلم)[1] "اپنے اس مطلب کے لئے بہت زیادہ سجدوں کے ساتھ میری مدد کر!"۔

نمازی کا قدم قدم بلندی درجات کا باعث ہے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰی، لِيَقْضِیَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰی كَانَتْ خَطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً ۔(صحیح مسلم)

"جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) کا رخ کرتا ہے تاکہ کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کا ایک قدم گناہ کی معافی اور دوسرا بلندی درجہ کا باعث ہوتا ہے"۔

---

(1) یہ حدیث افراد مسلم میں سے ہے اور حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے "الصحیح" میں اس کے علاوہ کوئی اور روایت نہیں ہے۔

پاکیزگی وطہارت کی ایک بہترین مثال

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ:۔

''بھلا کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر بہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ نے جواب دیا کہ: جی بالکل نہیں --- تو آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہ بالکل معاف فرما دیتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

مسجد کی حاضری --- جنت میں مہمانی

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان وارد ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

''جو شخص صبح یا شام کو مسجد جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔ جب جب وہ مسجد جائے گا اس کے لئے یہ نعمتیں تیار ہوں گی''۔

(متفق علیہ)

نماز ایک نور ہے

أبو مالک أشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”وضو۔ اور پاکیزگی“ آدھا ایمان ہے۔ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہنا ترازو بھرتا ہے۔ ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ“ کا ذکر زمین وآسمان کے مابین کو بھر دیتا ہے ”نماز“ نور ہے۔ ”صدقہ“ دلیل ہے۔ ”صبر“ روشنی ہے اور ”قرآن“ حجت اور دلیل ہے، تیرے حق میں یا تیرے خلاف! تمام لوگ صبح اٹھ کے اپنا اپنا سودا کرتے ہیں اور اس سودے میں کچھ تو اپنے آپ کو آزاد کرا لیتے ہیں اور کچھ ہلاک کرا لیتے ہیں (1) (صحیح مسلم)

اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ:۔

اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

”بروقت نماز ادا کرنا“۔

میں نے عرض کیا: پھر کونسا عمل؟ تو آپ نے فرمایا: ”والدین کے ساتھ حسن سلوک“۔ میں نے سوال کیا: اسکے بعد پھر کونسا عمل؟ فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا“ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے یہی اعمال بتائے اگر میں اور بھی پوچھتا تو آپ مزید ارشاد فرماتے۔

(1) راوی حدیث ”ابو مالک“ کے نام میں اختلاف ہے۔ عمرو۔ یا عبید۔ یا کعب۔ یہ تین نام نقل کئے گئے ہیں۔

جماعت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا" ۔(متفق علیہ)

"جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت پچیس (جزء) گنا زیادہ افضل ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ستائیس درجہ افضل ہونے کا بیان ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ عام روایت پچیس کی ہے مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ستائیس روایت کرتے ہیں۔

علماء نے حدیث میں وارد لفظ "جزء" اور "درجة" کے مفہوم میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ "درجہ" "جزء" کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا"۔ (مسلم)

"نماز فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہیں"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ فجر کی سنتوں کے علاوہ کوئی اور نفل نماز جلدی جلدی نہ پڑھا کرتے تھے۔

نماز فجر اور عصر پابندی سے ادا کرنے کی فضیلت

حضرت عمارۃ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا:۔

"لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِى الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ"۔ (مسلم)

"وہ شخص ہرگز آگ میں نہیں جائے گا جو سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ یعنی نماز فجر اور عصر (کی پابندی کرتا ہے)"۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ"۔ (بخاری و مسلم)

"جو شخص دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

(یعنی نماز فجر اور عصر مراد ہے)۔

نماز ضحی (چاشت) کا بیان

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔

اَوْصَانِی حَبِیْبِی بِثَلَاثٍ "مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین کاموں
اَنْ لَّا اَدَعُهُنَّ کی وصیت فرمائی کہ زندگی بھر انہیں ہرگز نہ
مَا عِشْتُ بِصِیَامِ چھوڑوں۔
ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ اول یہ کہ ہر مہینے تین روزے رکھوں۔
وَ صَلَاةِ الضُّحٰی دوسرے نماز چاشت۔
وَبِاَنْ لَّا اَنَامَ حَتّٰی اُوْتِرَ۔ (مسلم) اور تیسرے یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں"۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ:

"اَوْصَانِی خَلِیْلِی بِثَلَاثٍ بِصِیَامِ "میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں
ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ کی وصیت فرمائی تھی کہ ہر مہینے تین
وَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَ اَنْ روزے رکھا کروں، چاشت کی دو رکعتیں
اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ"۔ پڑھا کروں اور یہ کہ سونے سے پہلے وتر
(متفق علیہ) ادا کر لیا کروں"۔

ضحی (چاشت) کی دو رکعتیں مالی صدقہ سے کفایت کرتی ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ۔ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ:

"يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ"۔

"ہر روز تم میں سے ہر شخص کے جوڑ جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ چنانچہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا صدقہ ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا صدقہ ہے۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنا صدقہ ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا صدقہ ہے۔

"وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى"۔ (مسلم)

"اچھی بات بتانا اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور ان سب اعمال سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں"۔ (1)

نماز چاشت (ضحٰی) کی رکعات؟

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ چاشت کی دو رکعتیں ہیں۔ تاہم امام مسلم کی بیان کردہ روایت جو حضرت معاذہ، اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں اس میں ہے کہ نبی ﷺ چاشت کی چار رکعت پڑھتے اور جو اللہ چاہتا اس پر اضافہ بھی فرما لیتے۔ (مسلم)

(1) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت بخاری و مسلم دونوں میں وارد ہے۔

بخاری اور مسلم میں وارد ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ کی نماز چاشت پڑھنے کے متعلق ام ھانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی نے کچھ نہیں بتایا، ام ھانی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن ان کے گھر تشریف لائے تھے اور چاشت کی آٹھ رکعت پڑھی تھیں، وہ کہتی ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی بہت ہی ہلکی نماز تھی۔ آپ کی اس سے زیادہ ہلکی نماز میں نے کوئی اور نہیں دیکھی۔ تاہم رکوع سجود نہایت کامل تھے۔

صلوٰۃ الاَوّابین ------ اور اس کا وقت

قاسم بن عوف شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا (یہ لوگ سورج نکلنے کے بعد جلدی ہی یہ نماز پڑھ رہے تھے) تو یہ بولے: کیا انہیں علم نہیں کہ یہ نماز اس وقت کے علاوہ ایک دوسرے وقت میں زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ"۔ (مسلم)

"اَوّاب لوگ [یعنی مطیع فرمان اور عبادت گزار لوگ] اس وقت نماز پڑھتے ہیں۔ جب اونٹ بچوں کے پاؤں جلنے لگتے ہیں"۔ (یعنی دوپہر کے قریب) (1)

اَوّاب کا معنی: اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والا۔ یا مطیع فرمان۔

(1) بعض روایات میں صلوٰۃ الاوابین کے لئے مغرب عشاء کے درمیان چھ رکعات کا ذکر ہے۔ مگر وہ محل نظر ہیں۔ صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ قبل از دوپہر کی نماز ہی "صلوٰۃ الاوابین" ہے (مترجم)

تسبیح گزار یا رحم کرنے والا - یا فقیہ عالم -

ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:-

"مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ"۔ (ابو داؤد - الترمذی - النسائی - ابن ماجه وقال الترمذی: حسن صحیح)

"جو شخص ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار چار رکعت کی پابندی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دے گا"۔

دن رات میں بارہ رکعت نفل پڑھنے کی فضیلت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ:-

"مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ"۔ (مسلم)

"جو مسلمان بندہ اللہ کے لئے ہر دن بارہ رکعت نفل علاوہ فریضہ کے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا"۔

نماز تہجد کا بیان

تہجد کی فضیلت: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ"۔ (مسلم)

"رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے"۔

تہجد پڑھنے والے پر شیطان کا دم بے اثر ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی کے پاس آ کر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ میں یہ الفاظ پھونکتا ہے "رات بڑی لمبی ہے سویا رہ!"۔ پس اگر وہ بندہ جاگ جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر وضو کرنے پر دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور پھر جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے چنانچہ وہ صبح کے وقت نہایت ہشاش بشاش اور خوش ہوتا ہے۔ ورنہ بہت ہی سست، کاہل اور ماندہ ماندہ سا رہتا ہے"۔ (بخاری۔ مسلم)

شیطان کی گرہ بندی کے بارے میں علماء کی کئی ایک توجیہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ محض تمثیل اور استعارہ ہے۔

اور دوسرا قول ہے کہ حقیقت میں یہ ایسے ہی ہوتا ہے اور شیطان ایسے گرہیں لگاتا اور ان میں پھونکتا ہے جیسے کہ جادوگر کیا کرتے ہیں۔

تہجد کا افضل وقت

جناب مسروق رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ:
رسول اللہ ﷺ کو کس قسم کے اعمال زیادہ محبوب تھے؟
تو انہوں نے جواب دیا کہ ”ہمیشگی اور پابندی والے اعمال“ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ ﷺ رات کو کس وقت بیدار ہوتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ:
”جب مرغ اذان دیتا تھا“۔(بخاری و مسلم)

پابندی تہجد کی ترغیب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ”اے عبداللہ! فلاں کی مانند نہ ہو جانا — وہ پہلے رات کا قیام کیا کرتا تھا اور پھر چھوڑ دیا“۔(متفق علیہ)

رسول مقبول ﷺ کی رات کی نماز کا بیان
رمضان میں تراویح کی رکعات کی مسنون تعداد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ:

”رسالت مآب ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے- پہلے آپ ﷺ چار رکعت پڑھتے ان کی لمبائی اور خوبصورتی کا کیا پوچھنا؟!! بعد ازاں چار رکعت پھر پڑھتے ان کے طول اور خوبصورتی کا بھی کیا کہنا!!-

پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ حضرت! آپ وتروں سے پہلے نیند کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا!"۔ (متفق علیہ)

جناب ابوالقاسم کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ "رسول اللہ ﷺ (کی رات) کی نماز دس رکعت ہے اور ایک رکعت وتر اور پھر آپ فجر کی دو سنتیں ادا فرماتے۔ تو اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہیں"۔ (متفق علیہ)

نماز استخارہ اور دعاء استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے تمام کاموں کے لئے طلب خیر کی دعا (یعنی استخارہ کی) تعلیم فرمایا کرتے تھے جیسے کہ قرآن مجید کی کوئی سورت ہو۔

یعنی جب کسی کو کوئی کام آپڑے تو دو رکعت ادا کر کے یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَ	"یا اللہ میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی اور
أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ۔	خیر مانگتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ	توفیق چاہتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سائل
فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ۔	ہوں۔ تو قدرت والا ہے میں لاچار ہوں۔
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ۔	تو جانتا ہے اور میں لاعلم ہوں اور تو ہی سب
وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۔	غیبوں کا جاننے والا ہے"۔

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌلِّي فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ۔ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ۔ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ،، — (بخاری)
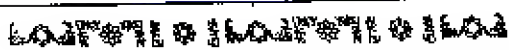
"یا اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق میرا یہ کام دینی دنیاوی اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔ یا یوں کہے۔ میرے فوری حالات میں یا بعد کے احوال میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرمادے۔ اور اگر تیرے علم کے مطابق میرا یہ کام دینی، دنیاوی اعتبار سے/ یا بالفاظ دیگر میرے فوری حالات یا بعد کے حالات میں اچھا نہ ہو تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے دور کر دے۔ اور بھلائی اور خیر جہاں کہیں بھی ہو میرے لئے مقدر فرمادے اور مجھے اس پر مطمئن کر دے"۔

(دعا میں "هٰذَا الْاَمْرَ" کے موقعہ پر اپنے کام کا نام لے)

دوسرا باب

روزے کا بیان

روزے کی فضیلت: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ۔ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ۔ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، يَفْرَحُهُمَا۔ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ۔ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ"۔

(متفق علیہ)

"ابن آدم کے تمام اعمال اسی کے لئے ہوتے ہیں مگر روزہ یہ محض میرے لئے ہوتا ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ تو جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو بے ہودہ فحش کلامی سے بچے۔ شور نہ کرے۔ اگر کوئی اس کے ساتھ گالی گلوچ پر بھی اتر آئے / یا لڑائی کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اسے بتا دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے بھی عمدہ ہوگی۔ روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں ایک تو جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو کھانے پینے سے خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے رکھنے سے خوش ہوگا"۔

"باب الریان" روزہ داروں کے لئے جنت کا خصوصی دروازہ

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ - يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ - فَإِذَا أُدْخِلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ" -

(متفق علیہ)

"جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے جس میں سے قیامت کے روز صرف روزے دار ہی داخل ہو نگے اور دوسرے لوگ ان کے ساتھ شامل نہ ہوں گے- کہا جائے گا، کہاں ہیں روزے دار؟- تو انہیں اس میں سے داخل کیا جائے گا- اور جب سب داخل ہوچکیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اس میں سے داخل نہیں ہو سکے گا"۔

"ریان" کا لفظی معنی "سیراب کرنے والا" ہے-یعنی روزے دار جو پیاس وغیرہ کی مشقت برداشت کرتا رہا تو جزا کے طور پر اسے سیراب کرنے والی نعمتوں سے نوازا جائے گا-اور اسی مناسبت سے اس دروازے کا نام ہی "ریان" رکھا گیا ہے۔

ایک دن کا روزہ بھی جہنم سے بچاؤ اور دوری کا باعث ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا"۔ (متفق علیہ)

"جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا بھی روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے اس کے چہرے کو جہنم سے 70 سال کی مسافت پر دور فرما دے گا"۔

محرم کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

"أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ"۔ (مسلم)

"ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے حرمت والے مہینے محرم کے ہیں"۔

عاشوراء کے روزے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دسویں محرم (عاشوراء) کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے فضیلت کے اعتبار سے عاشوراء کے علاوہ کسی اور دن کا انتخاب کیا ہو؟ یا رمضان کے بعد محرم کے علاوہ کسی اور مہینے کو ترجیح دی ہو۔ (متفق علیہ)

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت وارد ہے۔ جس میں یوم عاشورہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ مزید یہ بھی ہے کہ یہ سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

شعبان کے روزوں کا بیان

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان ہوئی ہے کہ:

"آپ ﷺ شعبان میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سمجھتے کہ اب تو مسلسل روزے ہی رکھتے جائیں گے اور جب کبھی چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب تو روزے نہ رکھیں گے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں۔ البتہ ماہ شعبان میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے"۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

"لَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا"۔ "میں نے آپ کو شعبان کے علاوہ کسی مہینے میں زیادہ روزے رکھتے نہیں پایا۔ گویا آپ پورا شعبان روزے رکھتے سوائے چند دنوں کے"۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے دریافت فرمایا کیا تو نے اس مہینہ شعبان میں کوئی روزے رکھے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ "نہیں"، تو آپ نے اس کو فرمایا" کہ رمضان گزر جانے کے بعد (اس کے عوض) دو روزے رکھ لینا"۔ (متفق علیہ)

فضائل رمضان

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ"۔ (متفق علیہ)

"جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے"۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔ (متفق علیہ)

"جو شخص بموجب ایمان اور حصول اجر کے لئے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے"۔

شوال کے چھ روزوں کا بیان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ:۔

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ"۔ (مسلم)

"جس نے رمضان کے روزے رکھے اور بعد ازاں شوال میں چھ روزے رکھ لئے تو گویا اس نے سدا روزے رکھے"۔

ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں عمل کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"مَامِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ" (بخاری)

"عام دنوں کی بہ نسبت ان دس دنوں میں کیا جانے والا کوئی بھی عمل صالح، اللہ تعالیٰ کو بہت ہی زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا (عام دنوں کا) جہاد بھی (یہ فضیلت نہیں پاتا)؟ فرمایا ہاں جہاد بھی!۔ الا یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور مال لے کے نکلا اور پھر کچھ واپس لے کے نہ لوٹا"۔

عرفہ (نو ذوالحج)، سوموار اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی فضیلت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے روزوں کی تفصیل پوچھی گئی ---- تو آپ خفا ہو گئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے:۔

"رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً"

"ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کو بطور دین قبول کرنے پر، اور محمد ﷺ کو رسول تسلیم کرنے پر، اور اپنی بیعت کے حقیقی بیعت ہونے پر!"۔

پھر آپ ﷺ سے صوم دہر (ہمیشہ، مسلسل روزے رکھنے) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا''۔

پھر آپ سے پوچھا گیا کہ دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا کیسا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس کی ہمت پاتا ہو؟!''۔

پھر مزید پوچھا گیا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور دو دن افطار کرنا کیسا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت دے دے''۔

پھر پوچھا گیا۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کیسا ہے؟

فرمایا: ''یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے''۔

پھر سوموار کے روزے کا پوچھا گیا----

تو آپ ﷺ نے بتایا کہ: ''میں اسی دن پیدا ہوا، اسی دن مبعوث کیا گیا، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی''۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ:۔

''ہر مہینے میں تین دن اور رمضان کے رمضان روزہ صوم دہر (سدا روزہ رکھنا) ہے''۔

پھر آپ سے عاشورا (دسویں محرم) کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا----تو فرمایا کہ: ''یہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے''۔ (صحیح مسلم)

ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنے کی ترغیب

حضرت مُعاذہ نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ تین روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ "ہاں" — وہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھتے تھے تو بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے میں دنوں کی تعیین کا اہتمام نہ فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم)

اور گذشتہ باب نماز چاشت کے بیان میں حضرت ابوہریرۃ کی روایت نقل ہو چکی ہے کہ "میرے خلیل علیہ السلام نے مجھے ہدایت فرمائی تھی کہ ہر مہینے تین دن روزے رکھا کروں۔" (1) (بخاری و مسلم)

---

(1) صحیح مسلم میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مفہوم کی روایت وارد ہے۔

بابِ سوم

صدقہ کی فضیلت

فرشتوں کی دعائیں: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ إِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا۔ وَیَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا"۔

(متفق علیہ)

"ہر دن جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل عنایت فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے (بخیل) کا مال ضائع کردے!"

صدقہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"لَا یَتَصَدَّقُ أَحَدُکُمْ بِتَمْرَةٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِیَمِیْنِهٖ فَیُرَبِّیْهَا کَمَا یُرَبِّیْ أَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ أَوْ قَلُوْصَهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ"۔

(متفق علیہ)

"جب تم میں سے کوئی اپنی حلال کمائی میں سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور پھر اس کو بڑھاتا اور پالتا رہتا ہے جیسے کہ تم بچھیرے اور توڑے (گھوڑے اور اونٹ کے بچے) کو پالتے ہو۔ حتیٰ کہ وہ (ایک کھجور) پہاڑ یا اس بھی بڑی ہو جائے گی''

صدقہ کے موقعہ کو غنیمت جاننا چاہیے

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ:۔

"تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أُعْطِيْهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا وَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا"۔ (متفق علیہ)

"صدقہ دیا کرو۔ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقے کا مال لے کر نکلے گا، تو جس شخص کو دے گا وہ کہے گا کہ اگر آپ کل لے آتے تو میں لے لیتا مگر اب تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اسے کوئی ایسا آدمی نہ ملے گا جو اس کا صدقہ قبول بھی کر لے"۔

صدقہ کرنے کے لئے مقدار کے متعلق نہ سوچنا چاہیے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک بار دوزخ کی آگ کا ذکر کیا اور اللہ کی پناہ چاہی۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنا منہ بھی ایک جانب کو پھیرا۔ اور تین بار ایسا کیا۔ اور پھر ارشاد فرمایا:۔

"آگ سے بچاؤ حاصل کرلو اگرچہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی ہو اگر نہ ملے تو اچھی بات کہہ کے ہی بچاؤ حاصل کرو"۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ احد پہاڑ جتنا سونا ملے اور تین رات تک

میرے پاس اس میں سے کوئی ایک دینار بھی باقی بچے۔! سوائے اس دینار کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔ (متفق علیہ)

صدقہ مال کا ۔۔۔۔ سایہ اللہ کا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ:۔

"سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ تَعَالٰی اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

"سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عنایت فرمائے گا جس دن کہ اس کے علاوہ کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

1۔ امام عادل یعنی منصف حاکم۔

2۔ وہ نوجوان جو عالم جوانی میں اللہ کا عبادت گزار رہا۔

3۔ وہ شخص کہ اس کا دل اللہ کی مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے۔

4۔ وہ دو آدمی جو آپس میں اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں اسی پر اکٹھے ہوتے اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔

وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ	5-وہ انسان کہ اسے کسی خوبصورت عزوجاہ والی عورت نے دعوت (بدکاری) دی تو اس نے یہ جواب دیا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں-
وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ	6-وہ آدمی جس نے خاموشی سے صدقہ دیا اور اس قدر چھپا کر دیا کہ گویا اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ دائیں نے کیا دیا-
وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ» (متفق علیہ)	7-وہ شخص جس نے اکیلے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے"-

سب سے افضل صدقہ؟

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھا کہ:-

"يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَا وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ"- (متفق علیہ)	"اے اللہ کے رسول! کونسا صدقہ سب سے عظیم اور افضل ہے- آپ نے فرمایا کہ تو اس حال میں دے کہ تو صحت مند ہو اور مال کے لئے حریص بھی ہو، محتاجی سے خائف ہو اور دولتمندی کا متمنی بھی ہو- اور صدقہ دینے کے لئے انتظار نہ کر کہ جب جان حلق میں آن اٹکے تو کہنے لگے اتنا فلاں کے لئے اور اس قدر فلاں کے لئے حالانکہ وہ تو کسی نہ کسی کا حق (ورثہ) ہو چکا!"-

خرچ کرنے میں ''اول خویش بعد درویش'' کا خیال رکھنا چاہیے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَبْذِلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَهُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی''۔ (مسلم)

''اے فرزند آدم! ضرورت سے زائد مال کا خرچ کر دینا تیرے لئے خیر اور بہتر ہے اور اسے بچا بچا کے رکھنا تیرے لئے برا ہے۔ اور کفایت بھر مال کے لئے تم پر کوئی ملامت نہیں۔ دیتے ہوئے ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیری عیال داری میں ہوں۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے''۔

''اوپر والے ہاتھ'' کا معنی حدیث میں ''خرچ کرنے اور دینے والا'' آیا ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ کی روایت میں اس سے مراد وہ عفیف اور خود دار شخص ہے جو کسی سے مانگے نہیں۔ اور ''نیچے والا ہاتھ'' اس سے مراد ''مانگنے والا'' ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس سے مراد ''بخیل'' ہے۔

خیال رہے کہ بعض جاہل قسم کے صوفی لوگوں نے ''اوپر والے ہاتھ'' کا مفہوم ''لینے والا'' مراد لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔ لیکن حدیث

میں وارد مطلب ہی واضح اور صحیح ہے۔(1)

صدقہ کی مختلف صورتیں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ"۔ (متفق علیہ)

"ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے، صحابہ بولے، اے اللہ کے رسول! اگر نہ ملے تو؟ فرمایا کہ پریشان حال حاجت مند کی مدد ہی کردے۔ وہ کہنے لگے اگر کوئی ایسی صورت نہ بنے تو۔؟ فرمایا کہ نیکی کے کام اختیار کرے اور برائی سے دور رہے یہی اس کے لئے صدقہ ہے"۔

---

(1) اس قول کی توضیح یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے دیتا ہے تو وہ کسی محتاج ضرورت مند شخص کے ہاتھ میں ہی دیتا ہے۔ تو یہ لینے والا ہاتھ قبول کرنے کے اعتبار سے اللہ کا نائب ہوتا ہے تو ان کے قول کے مطابق دینے اور خرچ کرنے والے کے مقابلے میں یہ لینے والا ہاتھ افضل ہوا۔ لیکن یہ تکلف اور لایعنی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بھی بذات خود تو کسی کو نہیں دیتا بلکہ لوگوں کے ہاتھوں ہی دلواتا ہے تو اس طرح دینے والا ہاتھ بھی اللہ تعالیٰ کا نائب ہوا۔ [مترجم]

”باب صدقہ“ خرچ کرنے والوں کے لئے جنت کا خصوصی دروازہ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ:

”جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اسے جنت کی طرف ندا دی جائے گی، اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے۔ تو جو نمازی ہوا اسے نماز کے دروازے سے آواز ہوگی، جو مجاہد ہوا اسے جہاد والے دروازے سے آواز پڑے گی، جو شخص صدقہ دیتا رہا اسے باب صدقہ سے پکارا جائے گا اور جو روزے رکھتا رہا اسے باب الریان سے بلاوا آئے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کسی کو سب دروازوں سے آواز آئے، یہ کوئی ضروری تو نہیں، لیکن کیا کوئی ایسے لوگ ہونگے جنہیں ان سب دروازوں سے پکار ہوگی ---- فرمایا ---- ہاں کیوں نہیں ---- مجھے امید ہے کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہوگے!“۔ (متفق علیہ)

اس حدیث کی شرح میں امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ”زوج“ یعنی جوڑا خرچ کرنے سے مراد ہر شئی کے دو عدد ہیں۔ یعنی دو عدد درہم، دو عدد دینار، دو عدد کپڑے۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ مطلقاً دو چیزیں مراد ہیں۔ یعنی ایک دینار اور ایک درہم۔ یا ایک درہم اور ایک کپڑا۔ یا ایک موزا اور ایک لگام جانور کی۔ وغیرہ۔

امام باجی رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد عمل ہے یعنی دو نمازیں دو دن کے روزے وغیرہ۔ (1)

---

(1) کچھ روایات سے یہ مفہوم بھی ملتا ہے کہ ”زوجین“، سے مراد یہ ہے کہ اس قدر دے کہ دونوں ہتھیلیاں بھر جائیں۔ مثلاً گندم۔ جو وغیرہ (مصحح النسخة)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے انصاریوں میں خاصے کھاتے پیتے امیر شخص تھے۔ اور انہیں اپنا "بیرحا" (1) نامی باغ بہت ہی محبوب تھا۔ جو مسجد کے سامنے ہی تھا۔ آپ ﷺ اکثر وہاں تشریف لے جاتے اور وہاں کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں کہ:۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران: 92) "تم اس وقت تک نیکی کا بلند ترین درجہ نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنا محبوب ترین مال نہ خرچ کر ڈالو"۔

تو حضرت ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوگئے اور کہا کہ حضرت! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایسے ایسے ارشاد فرمایا ہے۔ تو میرا محبوب ترین مال، باغ بیرحاء ہے لہٰذا میں اسے اللہ کی رضا کے لئے صدقہ کرتا ہوں۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ کرا کے اسکے اجر و ثواب کا امیدوار ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ جہاں مناسب جانیں اسے خرچ فرمائیں۔

---

(1) لفظ "بیرحاء" کئی طرح پڑھا گیا ہے۔ بیرَحا۔ را کی فتح کے ساتھ۔ تمام اعرابی حالات میں ایسے ہی پڑھا جاتا ہے۔ یا حالت رفع میں را کی ضمہ۔ حالت نصب میں فتحہ اور حالت جر میں راء کی کسرہ کے ساتھ بھی منقول ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا- خوب خوب! یہ تو نفع والا مال ہے، یہ تو نفع والا ہے-(1) تو نے جو کہا: میں نے سن لیا- میری رائے یہ ہے کہ تو اسے اپنے عزیز رشتہ داروں میں تقسیم کر دے- چنانچہ ابو طلحہ نے اسے اپنے بعض قریبی اور چچازاد عزیزوں میں تقسیم کر دیا-(متفق علیہ)

(1) یہ ترجمہ لفظ "رابح" کے اعتبار سے ہے- ایک ضبط اس لفظ کا "رایح" یاء کے ساتھ بھی ہے- تو اس صورت میں معنی ہوگا "یہ مال تو دائمی اجر والا ہے یا فوری اجر کا باعث ہے"-

باب چہارم

ذکر، اذکار اور دعاؤں کا بیان

دعا عبادت ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "دعا عبادت ہے"۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ، إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾۔(المومن: 60)

(ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

"تمھارے رب نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا- وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"۔

نیند سے جاگنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تہجد کے لئے رات کو جاگتے تو درج ذیل دعا پڑھتے:۔

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ،

"اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے- تو ہی آسمان زمین اور جو ان کے مابین ہے سب کا نور ہے، حمد وثناء تیرے ہی لائق ہے- آسمان، زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کا تو ہی رکھوالا ہے- تعریف تجھے ہی زیبا ہے- تو حق ہے تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا قول وفرمان برحق ہے، تیری ملاقات برحق ہے- جنت حق ہے،

وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ"۔	جہنم حق ہے، قیامت حق ہے،
"وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"۔ (متفق علیہ)	محمد (ﷺ) حق ہیں۔ یا اللہ میں تیرے ہی لئے اسلام لایا، تجھی پر میرا بھروسہ ہے تجھ ہی پر میرا ایمان ہے، میں تیرا مطیع فرمان ہوں تیری مدد سے ہی (دشمنوں کے ساتھ) جھگڑتا ہوں تو ہی میرے فیصلے کرنے والا ہے۔ تو اے اللہ! میرے پہلے اور بعد والے سب گناہ معاف کر دے اور وہ بھی جو پوشیدہ طور پر ہوئے یا ظاہراً۔ سب کی مغفرت فرما دے۔ یا اللہ تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے رکھنے والا ہے۔ معبود حقیقی تو ہی ہے تیرے علاوہ کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں"۔

اس حدیث میں وارد لفظ "نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کا مفہوم اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ "تو نور والا ہے" یعنی اس کا خالق ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا کا نور سورج اور چاند میں ہے۔ ایک ترجمہ یہ بھی کرتے ہیں کہ "تو مومنوں کے دلوں کو نور ہدایت و معرفت سے منور کرنے والا ہے۔ اور لفظ "(قیم ۔ قیام) ۔ یا ۔ قَيُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کا مطلب یہ ہے کہ تو ان کے امور کا انتظام کرنے والا ہے۔

دعا کی قبولیت کا ایک عمدہ موقعہ!
سوتے ہوئے جاگ آنے پر کا ایک شاندار وظیفہ!

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو کسی بھی وقت جاگ جائے اور درج ذیل کلمات طیبات کہہ لے اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز مقبول ہو گی۔ الفاظ یہ ہیں:۔

"لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ"۔ (بخاری)

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے، اسی کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ حمد اللہ کی ہے، اور اللہ پاک ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ (گناہوں سے) دوری اور (نیکی کی) قوت اس اللہ کے بغیر ناممکن ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔"

بیت الخلاء جانے کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الخلاء جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:۔

" اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ "۔ (1) متفق علیہ

"یا اللہ! میں پلید جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

---

(1) با کی ضمہ کے ساتھ یہ لفظ (خُبُث) جمع ہے اس کی مفرد "خبیث" آتی ہے۔ اور "خبائث" کی مفرد "خبیثۃ" ہے (یعنی مذکر اور مؤنث شیطان) بعض محدثین نے یہ لفظ "خُبْث" باء ساکن کے ساتھ پڑھا ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ اسے غلط کہتے ہیں۔ لیکن بعض دیگر نے اسے بھی صحیح قرار دیا ہے۔

وضو کے بعد کی دعاء

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جہاد وغیرہ کے موقع پر) ہم باری سے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ میں اپنی باری پر دن کے پچھلے پہر اونٹ لے کے جانے لگا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس کھڑے ان سے محو گفتگو ہیں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ:

"جو مسلمان عمدہ خوبصورت وضو کرکے، نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دل لگا کر دو رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب فرما دیتا ہے۔ میں نے یہ سن کر کہا۔ واہ! کیا خوب ہے یہ عمل! ---تو ساتھ کھڑے ایک شخص نے کہا---- جو بات اس سے پہلے فرمائی وہ اس سے بھی خوب تر ہے--- میں نے دیکھا تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے--- بولے کہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم ابھی ابھی آئے ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: تم میں سے جو شخص وضو کرتے وقت اعضاء کو خوب دھوئے اور پھر یہ کلمات کہے تو اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے!

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں"۔

(مسلم)

نماز کے لئے نکلے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ہاں، ان کے گھر میں سوئے تھے۔ تو جب آپ ﷺ جاگے تو وضو فرمایا اور سورۃ آل عمران کی آخری درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (190)

"بے شک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات دن کا آنا جانا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے"۔

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (191)

"وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں، کہتے ہیں: اے ہمارے رب تو نے یہ عبث نہیں بنایا، تو پاک ہے سب عیبوں سے، سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا"۔

﴿رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (192)

"اے ہمارے رب جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رسوا کر دیا۔ اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار"۔

﴿رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا، رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ﴾ (193)	''اے ہمارے رب ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لے آؤ اپنے رب پر، سو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب بخش دے ہمارے گناہ اور دور کر دے ہم سے ہماری برائیاں اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ۔
﴿رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ (194)	اے ہمارے رب! اور دے ہم کو جو وعدہ کیا ہے تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے واسطہ سے، اور ہم کو رسوا نہ کر قیامت کے دن، بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا''۔
﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّيْ لَآ أُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى، بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ، فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ، ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾ (195)	''پھر قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے کہ میں ضائع نہیں کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی، تم میں سے مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو، پھر وہ لوگ کہ ہجرت کی انہوں نے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے، البتہ دور کروں گا میں ان سے برائیاں ان کی اور داخل کروں گا ان کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ بدلہ ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ کے ہاں ہے اچھا بدلہ۔

﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ﴾ (196)

تجھ کو دھوکہ نہ دے چلنا پھرنا کافروں کا شہروں میں،

﴿مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (197)

یہ فائدہ ہے تھوڑا سا پھر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴾ (198)

لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کیلئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ مہمانی ہے اللہ کے ہاں سے، اور جو اللہ کے ہاں ہے سو بہتر ہے نیک بختوں کے لئے“۔

﴿وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ (199)

اور کتاب والوں میں بعض وہ بھی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس پہ جو اترا تمہاری طرف اور جو اترا ان کی طرف، عاجزی کرتے ہیں اللہ کے آگے، نہیں خریدتے اللہ کی آیتوں پہ مول تھوڑا ۔ یہی ہیں جن کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کی مزدوری ہے۔ بے شک جلد لیتا ہے اللہ حساب۔

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (200) اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔

ان آیات کریمہ کی تلاوت کے بعد آپ نے نماز شروع فرمائی۔ پہلے دو رکعت پڑھیں، قیام، رکوع، اور سجدہ بہت لمبے کیے۔ پھر آپ سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر جاگے اور پہلے ہی کی طرح کیا، تین بار اٹھے اور چھ رکعت ادا فرمائیں۔ آپ ﷺ ہر بار مسواک کرتے، وضو فرماتے اور مذکورہ بالا آیات پڑھتے۔ پھر آخر میں تین وتر ادا کیے۔ تب مؤذن نے اذان کہی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اور اس دوران آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا"۔ (مسلم)

"یا اللہ! میرے دل، میری زبان، میری سماعت، میری آنکھ میں نور بھر دے۔ میرے آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، ہر طرف نور ہی نور کر دے۔ یا اللہ مجھے نور عنایت فرما"۔

اس دعا میں "نور" کا مفہوم و معنی "نور ہدایت و بیان" ہے اور یہ کہ حق روشن ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد رزق حلال اور اطاعت کی قوت حاصل ہونا ہو۔

گھر سے باہر جاتے وقت کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا"

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ' ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

"اللہ کے نام سے، میں اللہ پر اعتماد و توکل کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ کہیں پھسل جائیں یا گمراہ ہوں، یا کوئی ظلم کر بیٹھیں یا کوئی دوسرا ہمیں ظلم کا نشانہ بنائے یا کوئی جہالت کا کام ہم سے سرزد ہو یا کوئی دوسرا ہم سے جاہلانہ برتاؤ کرے"

صبح بیدار ہو کر کیا پڑھے؟

جناب شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص شام اور صبح کے وقت "سید الاستغفار" پڑھ لیا کرے تو اگر اس رات میں فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا۔ اور اگر اس دن میں فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

سید الاستغفار یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،

"اے اللہ تو میرا پالنہار ہے، تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، اور میں تیرا ہی بندہ ہوں

أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ"۔ (بخاری)

اور تیرے ساتھ کئے ہوئے وعدے اور عہد کا، اپنی ہمت کے مطابق، پابند ہوں۔ جو گناہ بھی مجھ سے سرزد ہوئے ان کی نحوست و شقاوت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری نعمتوں کا احسان مند ہوں اور اپنی تقصیروں اور گناہوں کا اقراری ہوں۔ پس اے اللہ! مجھے معاف فرما دے، تیرے علاوہ اور کون ہے۔ جو تقصیریں معاف کرے"

ہر طرح کے تحفظ وامان کے لئے کلمات طیبات

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر صبح شام تین بار یہ کلمات پڑھ لیا کرے اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"۔ (ابوداؤد۔نسائی۔ترمذی۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

"اللہ کے نام سے کہ اس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہ سننے اور جاننے والا ہے"

اس حدیث کے راوی جناب ابان رحمہ اللہ کا جسم ایک جانب سے فالج زدہ تھا۔ جب انہوں نے یہ روایت بیان کی تو شاگرد انہیں قدرے تعجب سے دیکھنے لگا (کہ یہ

کیسے ہو گیا - کیا دعا کے کلمات موثر نہ ہوئے یا کیا وجہ ہوئی؟) تو ابان رحمہ اللہ نے فرمایا ----- دیکھتے کیا ہو؟ حدیث ایسے ہی ہے جو میں نے بیان کر دی - لیکن جس دن مجھ پر اس فالج کا حملہ ہوا میں یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ثابت ہو گئی! -

تسبیح وتحمید کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص صبح شام سو بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کا ورد کیا کرے قیامت کے روز اس سے بڑھ کر اور کوئی افضل نہ ہوگا - سوائے اس کے جو یہ کلمات اسی مقدار میں یا اس سے زیادہ تعداد میں کہتا رہا - (صحیح مسلم)

اذان کے بعد کی دعاء

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان کے بعد درج ذیل دعا پڑھ لیا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا -

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں - وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں - اور محمد اسکے بندے اور رسول ہیں -

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا"۔ (مسلم)

میں اللہ کے رب ہونے، محمد کے رسول ہونے اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں""۔

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار " اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ " کہتے۔

اور پھر یہ درج ذیل کلمات کہتے:۔

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"۔ (مسلم)

"اے اللہ! تو سراپا سلامتی ہے۔ اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔ تو بہت بابرکت ہے۔ اے جلال اور اکرام والے!"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے:۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"۔

"اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے، تعریفیں اسی کی ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔،، (1) (متفق علیہ)	''اے اللہ تو جو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے وہ کوئی دے نہیں سکتا۔ اور کسی بڑے سے بڑے کو تیرے مقابلہ میں کوئی شخص کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا''۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار "سُبْحَانَ اللّٰہ" تینتیس بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور تینتیس بار " اَللّٰہُ اَکْبَرُ " کہے (یہ مجموعہ 99) اور سو پورا کرنے کے لئے:۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ،لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ۔ پڑھا کرے ،تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ،اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح مسلم)

---

(1) لفظ "جد" کے ضبط و معنی میں کئی اقوال ہیں۔ ایک تو جیم کی فتح کے ساتھ ہو تو بمعنی دولتمندی۔ یعنی کسی دولت مند کو تیرے ہاں اس کا مال کوئی نفع نہیں دے سکتا، نفع آور تو تیری طاعت کے اعمال ہی ہو سکتے ہیں۔

دوسرا معنی "عزت اور بخت" ہے۔ کچھ لوگوں نے اس لفظ کو جیم کی کسر کے ساتھ "جِد" بھی پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا معنی "حرص" ہے۔ لیکن امام اللغہ ابو عبید نے اس کا انکار کیا ہے کہ یہ صحیح نہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ"۔ (مسلم)

"اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے تعریفیں بھی اسی کی ہیں اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ گناہ سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ کے بغیر ممکن نہیں، ہم اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہیں کرتے، ہر قسم کی نعمت اور ہر طرح کا فضل اسی کی جانب سے ہے۔ بہترین حمد وثناء کا وہی حق دار ہے، اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ ہم نہایت اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافروں کو یہ ناپسند آئے"۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔(1)

---

(1) مسلم رحمہ اللہ اس روایت میں منفرد ہیں۔

تسبیح کے فضائل
دن میں پڑھی جانے والی تسبیحات

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور شیطان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”جو شخص ہر روز صبح کو سو بار درج ذیل کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا، سو گناہ معاف کیے جائیں گے اور پورا دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اور مزید یہ کہ قیامت کے روز کوئی شخص فضائل میں اس سے بڑھ کر نہ ہو گا۔ الا یہ کہ کوئی اس سے بڑھ کر عمل لایا ہو۔ کلمات تسبیح یہ ہیں:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“

مزید ارشاد فرمایا کہ: جو شخص ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ“ سو دفعہ پڑھا کرے اسکے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرنے کا وظیفہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ”ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔۔۔۔ کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کماؤ؟۔

ایک شخص نے پوچھ لیا کہ حضرت کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سو بار "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے۔" (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین کلمات

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے اور آسان، ترازو میں بہت بھاری اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی محبوب ہیں اور وہ [یہ] ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ"

"پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ، پاک ہے اللہ انتہائی عظمت والا!"۔

(متفق علیہ)

رسول اللہ ﷺ کے محبوب کلمات

جناب ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بیان ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ درج ذیل کلمات پڑھنا مجھے تمام دنیا سے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، زیادہ محبوب ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" (مسلم)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر! کیا تمہیں وہ کلمات نہ بتادوں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

میں نے عرض کیا، جناب یقیناً۔ مجھے وہ کلمات ارشاد فرمایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" (صحیح مسلم)

اللہ کا ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مثال اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا مثل زندہ اور مردہ کے ہے!" (متفق علیہ)

مجلس سے اٹھنے کی دعا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں بہت زیادہ لایعنی باتیں ہوگئیں۔ تو اگر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے درج ذیل دعا پڑھ لے تو اس مجلس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"۔

(ترجمہ): پاک ہے تو اے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ (نسائی اور ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے) (1)

---

(1)۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک مخفی علت ہے۔ اور مؤلف رحمہ اللہ نے اس کے مختلف اسناد ایک رسالہ میں جمع فرمائے ہیں۔

شام کو پڑھنے والی دعائیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:۔

"اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

"ہم نے شام کی۔ اللہ کے سارے ملک پر شام چھا گئی۔ اللہ ہی کی تعریف ہے۔ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے اور تعریف اسی کی ہے۔ اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔

رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا۔

اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی خیر مانگتا ہوں اور جو اس کے بعد ہے اس کی بھی خیر مانگتا ہوں۔ اور اس رات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہے۔

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ"۔ (مسلم)

اے اللہ میں کاہلی، بڑھاپے کی اذیت، دوزخ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اور جب صبح ہوتی تو یہی کلمات اس انداز سے کہتے:

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا

اَلْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔(1)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک بار ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آج رات مجھے بہت اذیت ہوئی کہ ایک بچھو نے ڈس لیا تھا۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر شام کے وقت، یہ دعا پڑھ لیتے تو یہ اذیت نہ اٹھانا پڑتی۔ دعا یہ ہے:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"۔ "میں اللہ تعالیٰ کے کامل، کافی، شافی اور نافع کلمات کے ذریعے اسکی مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں"۔(2)

(صحیح مسلم۔انفرد بہ)

سوتے وقت کی دعائیں

1۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو بستر پر دراز ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

"اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى"(3) "اے اللہ! میں تیرے نام سے سوتا ہوں اور جاگوں گا"۔

---

(1) اس دعا میں وارد لفظ اگر "کِبْر" بسکون الباء پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے تکبر اور لوگوں کو حقیر جاننا۔ اور اگر باء کی فتح کے ساتھ "کِبَر" پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے "انتہائی بڑھاپا اور یہ کہ عقل و شعور میں فتور آ جائے" امام خطابی رحمہ اللہ نے دونوں لکھے ہیں۔ اور "کِبَر" بفتح الباء کو ترجیح دی ہے۔

(2) امام لغت امام ہروی رحمہ اللہ نے "کلمات اللہ" کا مفہوم "قرآن کریم" بتایا ہے۔ اور "تامات" کا معنی کامل، کافی، شافی اور نفع آور کلمات جن سے اس کی پناہ طلب کی جائے۔

(3) حدیث میں سونے کے مفہوم کے لئے "اَمُوْتُ" کا لفظ آیا ہے جس کا لفظی معنی ہے "میں مرتا ہوں" وہ اس لئے کہ نیند موت سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور جاگنا زندگی ہے۔

2 - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا تھا کہ رات کو سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرے۔

"اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ"۔ (متفق علیہ) (1)	"اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اور اپنا رخ تیری طرف پھیر لیا، اور اپنی کمر کو تیرا سہارا دیا اور اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیے۔ میری تمام تر امیدیں تجھ ہی سے وابستہ ہیں اور ہر قسم کا خوف بھی تجھی سے ہے۔ تیرے علاوہ کہیں جائے پناہ نہیں، کہیں نجات نہیں۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔"

فرمایا کہ اگر تو یہ دعا پڑھ کر سوئے اور اس رات تیری موت واقع ہو جائے تو تیری موت دین فطرت یعنی اسلام پر ہوگی۔

(1) یہ حدیث بخاری میں پانچ مقامات پر مذکور ہے دیکھیں حدیث نمبر: 247، 6311، 6313، 7315، 7488۔ ان مقامات پر حدیث میں وہ الفاظ ہیں جن کا اوپر ذکر ہے جبکہ ایک روایت میں "بِرَسُوْلِكَ" کا ذکر بھی ہے اور وہ روایت بالمعنی ہے۔ تفصیلات کیلئے دیکھیں: "فتح الباری 116/11" اور امام المنذری نے اپنی کتاب میں اس مقام پر "بِرَسُوْلِكَ" والی روایت ذکر کی تھی۔ جبکہ راجح بات "وَبِنَبِيِّكَ" والی ہے اس لئے میں نے اصل حدیث روایت باللفظ یہاں نقل کر دی ہے۔ (الاثری)

3 - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے درج ذیل دعا مروی ہے:

"اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي فَأَنْتَ تَتَوَفَّاھَا لَكَ مَمَاتُھَا وَمَحْيَاھَا، إِذَا أَحْيَيْتَھَا فَاحْفَظْھَا، وَإِنْ أَمَتَّھَا فَاغْفِرْلَھَا، اَللّٰھُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ"۔ (مسلم) (1)

"اے اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسے وفات دے گا، اس کی موت اور زندگی تیرے ہی لئے ہے۔ جب تو اسے زندگی دے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر موت دے تو معاف فرما دے۔ اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا طلب گار ہوں۔"

4 - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یوں کہتے:۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ"۔ (انفرد به مسلم)

"تمام تعریفیں اللہ کی، جس نے ہمیں کھلایا پلایا، اور ہماری ضرورتیں پوری کیں اور آرام کی جگہ عنایت فرمائی، کتنے ہی لوگ ہیں کہ انکی کفایت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی انکے لئے کوئی جائے آرام ہے"۔

---

(1) حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا تو اس نے پوچھا کہ آیا آپ نے یہ دعا کسی سے سنی ہے؟ فرمایا کہ ہاں: عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ (انفرد به مسلم)

نیند سے جاگنے کی دعا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ"۔ (انفرد بہ البخاری)

"تعریف اس اللہ کی جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) کے بعد زندگی دی اور بالآخر اسی کی طرف اٹھنا ہے"۔

درود شریف کے فضائل

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا"۔ (مسلم)

ملاحظہ: امام ھروی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ لفظ "الصلوۃ" کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنیٰ "اللہ کا رحمت بھیجنا" ہوتا ہے۔ اور جب اس کی نسبت فرشتوں یا نبی کی طرف ہو تو اس کا مفہوم استغفار اور دعا کرنا ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر میں نے اللہ کی ثناء کہی۔ پھر نبی ﷺ کے لئے درود پڑھا اور پھر میں اپنے لئے دعا کرنے لگا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مانگو، مانگو دیئے جاؤ گے!"

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے)۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک بار جناب کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ملا۔ تو انہوں نے کہا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تھے تو ہم نے ان سے عرض کیا تھا کہ ہم آپ پر سلام کا طریقہ تو جان چکے ہیں آپ کے لئے صلوۃ کیسے کہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔ (متفق علیہ)

"اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت نازل کی۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم کو برکتیں دیں۔ بلاشبہ تو تعریف کیا گیا ہے، تو بزرگی والا ہے"۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ تو بشیر بن سعد نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے لئے صلاۃ (درود) کہیں۔ تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم کہنے لگے کہ کاش یہ سوال ہی نہ کرتے ---- کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا کہ اس طرح کہا کرو:۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔

اور فرمایا کہ سلام تو تمہیں معلوم ہی ہے۔ (مسلم)

(یعنی نماز کے تشہد میں جو پڑھا جاتا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ")

حضرت ابو حمید ساعدی (عبدالرحمٰن بن سعد بن منذر) رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح صلاۃ (درود) پڑھیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"۔ (متفق علیہ)

"اے اللہ اپنی رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل کی ابراہیم پر۔ اور برکت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی اولاد پر جیسا کہ برکت نازل کی تو نے ابراہیم پر۔ تو تعریف کیا گیا ہے۔ اور بڑی بزرگی والا ہے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سلام کا تو یہی معروف طریقہ ہے۔ تو صلاۃ کیسے کہیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ"۔

"اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت نازل فرما۔ جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت نازل کی۔ اور محمد و آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی۔"

(إنفرد به البخاری)

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مؤلف
امام عبدالعظیم المنذری رحمہ اللہ

یہ مبارک رسالہ (کفایۃ التعبّد و تحفۃ التزھّد) حضرت الامام المحدث الحافظ" عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ، ابومحمد المنذری، الشامی ثم المصری"، رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف لطیف ہے۔

محدث موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پوری زندگی قرآن وسنت کی تعلیم وتعلّم میں کھپادی تھی۔ آپ کی ولادت باسعادت شعبان **581** ھ میں ہوئی۔ سن شعور کو پہنچے تو قرآن مجید پڑھا اور آداب اسلامیہ اور ابتدائی مروجہ علوم حاصل کئے۔ بالخصوص فقہِ اسلام میں آپ نے خوب درک حاصل کیا۔ اس فن میں آپ کے شیخ جناب "امام ابو القاسم بن عبدالرحمٰن بن محمد القرشی الورّاق رحمہ اللہ" تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے علم حدیث میں بھی رغبت فرمائی اور بعد ازاں اسی میں منہمک رہے۔ اس فن میں آپ کے اہم مشائخ کے اسماء درج ذیل ہیں۔

الشیخ أبو عبداللہ الرباحی رحمہ اللہ – عبدالمجیب بن زھیر رحمہ اللہ – محمد بن سعیدالمامونی رحمہ اللہ۔ اور ۔الحافظ علی بن الفضل المقدسی رحمہ اللہ وغیرھم– رحمھم اللہ تعالیٰ۔

علم حدیث میں رسوخ حاصل کرنے کے لئے آپ نے عالم اسلام میں پھیلے

مختلف مراکز حدیث تک پہنچ کر وہاں کے اساتذہ فن سے بھی کسب فیض کیا- آپ نے مکہ مدینہ دمشق حران رہا اور اسکندریہ وغیرہ کے مدارس اور مشائخ کے ہاں حاضری دی-

مکہ مکرمہ میں آپ نے امام ابوعبداللہ بن البناء رحمہ اللہ اور ان کے ہم عصر علماء فضلاء سے استفادہ فرمایا-

مدینہ منورہ میں حافظ جعفر بن اموسان رحمہ اللہ اور

دمشق میں علامہ عمر بن طبرزد رحمہ اللہ، محمد بن وھب بن الشریف رحمہ اللہ، الخضر بن کامل رحمہ اللہ اور ابوالیمن الکندی رحمہ اللہ وغیرہم کے سامنے زانوئے تلمذ کیے-

اہم تصنیفات

محدثین اور علماء ربانیین کی یہ عادت رہی ہے کہ دعوت و تبلیغ کے نقطہ نظر سے اور تسہیل علم کی خاطر اپنے حصیلۂ علم کو متنوع انداز میں قلمبند بھی فرمایا کرتے تھے- چنانچہ امام منذری رحمہ اللہ کے مبارک قلم سے بھی کئی بابرکت معروف تصنیفات منظر عام پر آئی ہیں- مثلاً: مختصر سنن ابی داؤد مع حواشی - مختصر صحیح مسلم - الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف - المعجم - الأربعین، التنبیہ کی دو شرحیں- اور رسالہ ہذا (کفایۃ التعبد و تحفۃ التزھد) بھی آپ کی باقیات صالحات میں سے ہے-

ثناء علماء: آپ کے ہم عصر اور بعد کے مورخین نے آپ کی شخصیت اور

آپ کی علمی وحدیثی خدمات کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ۔ ''آپ اپنے دور کے بے نظیر حافظ حدیث تھے''۔

آپ کے تلمیذ رشید علامہ الشریف عز الدین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ۔

''ہمارے شیخ فنون حدیث کے از حد ماہر تھے۔ حدیث کی انواع صحیح، سقیم، معلول اوران کی اسانید کے ثقہ حافظ تھے۔ استنباط احکام میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ورع وتقویٰ سے حصہ وافر عنایت فرمایا تھا۔ آپ رحمہ اللہ کو اپنے حفظ اور روایت پر کامل اعتماد تھا۔''

آپ سے منقول ابیات میں سے درج ذیل دو شعر از حد قابل قدر ہیں:

إِعْمَلْ لِنَفْسِكَ لَا تَحْتَفِلْ   بِظُهُورِقِيلَ فِي الْأَنَامِ وَقَالَ

فَالْخَلْقُ لَا يُرْجَى اِجْتِمَاعُ قُلُوبِهِمْ   لَا بُدَّ مِنْ مُثْنٍ عَلَيْكَ وَقَالَ

(یعنی: اپنے لئے کچھ عمل کما لو۔ لوگوں کی تعریف وثنا (قیل وقال) کی کوئی پرواہ نہ کیا کرو۔ کسی طور یہ توقع نہ رکھنی چاہیے کہ لوگوں کی رائے ایک ہو جائے گی۔ اگر کچھ آپ کی مدح کریں گے تو یقیناً کچھ دوسرے عیب چین بھی ہوں گے!)

علامہ تاج الدین السبکی رحمہ اللہ وغیرہ نے آپ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ امام منذری رحمہ اللہ نے ایک مدت قاہرہ کے ''الجامع الظافر'' میں درس دیا۔ بعد میں آپ کو ''دار الحدیث الکاملیہ'' میں ''شیخ الحدیث'' کا منصب پیش کیا گیا اور آپ اس میں منتقل ہو گئے۔

اور پھر آپ نے اپنے آپ کو وہاں کے لئے گویا وقف کر لیا اور تقریباً معتکف سے ہو گئے جمعہ کی ادائگی کے لئے ہی وہاں سے تشریف لایا کرتے تھے۔ ورنہ وہیں اپنے درس و تبلیغ میں مشغول رہتے۔

آپ کا ایک صاحبزادہ نہایت ہی نجیب، فاضل اور محدث تھا۔ اس کی وفات آپ کی حیات میں ہی ہوئی۔ آپ نے دارالحدیث الکاملیہ کے احاطہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر دارالحدیث کے دروازے تک ہی میت کی مشایعت فرمائی۔ الوداع کہتے ہوئے فرمایا:

"بیٹے! میں تمہیں اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں!"

یہ کہتے ہوئے آپکے ضبط کے بندھن کھل گئے۔ اور اپنی مسند پر تشریف لے آئے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ۔

علامہ محدث کی زندگی انتہائی زہد، عبادت، قناعت، صبر کے ساتھ ساتھ علم، عمل، تقویٰ اور دعوت سے مزین تھی۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً۔

تلامیذ: آپ کے تلامیذ میں بڑے بڑے علماء، فقہاء اور محدثین کے نام شمار ہوتے ہیں مثلاً: علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ، ابن الظاهری رحمہ اللہ، ابو الحسین الیونینی رحمہ اللہ، ابو عبداللہ القزاز رحمہ اللہ، اسمعیل بن نصر اللہ رحمہ اللہ، علم الدین سنجر الدوا داری رحمہ اللہ، قاضی القضاة تقی الدین ابن دقیق العید رحمہ اللہ، العماد محمد بن الجرائدی رحمہ اللہ اور اسحق بن الوزیری رحمہ اللہ وغیرہم۔ رحمهم اللّٰه تعالیٰ۔

وفات: بھرپور علمی و عملی زندگی گزارنے کے بعد آپ نے 4 ذوالقعدہ 656ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کے اسوہ حسنہ پر کاربند رہنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

حوالہ جات:

البداية و النهاية	212/13	تذكرة الحفاظ	1438-1436/4
حسن المحاضرة	414/355/1	ذيل الروضتين	201
مرآة الجنان	139/4	ذيل مرآة الجنان	253-248/1
السلوك	412/1	شذرات الذهب	278-277/5
العبر	232/5	فوات الوفيات	610/1
المختصر لأبي الفداء	197/3	النجوم الزاهرة	68-63/7

نیک عمل پاکیزہ کلمات کو اللہ کے حضور پہنچاتے ہیں

”إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ“۔(سورۃ الفاطر: 10)

ترجمہ: ”پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک اعمال اسے بلند کرتے ہیں“۔

گھٹاٹوپ اندھیروں کی مثل فتنوں کا لپیٹے میں لے لینے سے پہلے عمل میں جلدی کرو

حدیث نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا - أَوْيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا-(مسلم: 75/1)

ترجمہ: ”ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تاریکی پھیلا دینے والے رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے عمل کرنے میں جلدی کرو کہ صبح کو لوگ مومن ہونگے اور شام کو کافر ہونگے یا شام کو مومن ہونگے اور صبح کافر ہونگے اپنے دین کا دنیا کے ساز وسامان کے ساتھ سودے بازی کریں گے“۔

☆ ملتان میں کتاب ملنے کا پتہ: الاحسان فاؤنڈیشن نزد تھانہ بوہڑ گیٹ۔

مکتبۃ السنۃ کی دیگر مطبوعات

Rs. 40/=